''کرونا وائرس'' آفتِ سماوی!!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلامٌ علٰی عبادہٖ الذین اصطفٰی

دنیائے انسانیت پر جو مصائب وآلام آتے ہیں، علمائے کرام اصولاً ان کی تین اقسام بیان کرتے ہیں: ۱:- غیر اختیاری مصائب، ۲:- اختیاری مصائب، ۳:- وہ مصائب جو شرعی اعمال وافعال کی اعلانیہ خلاف ورزی پر اس کے مقنن وحاکم کی طرف سے بطور پاداشِ عمل ڈالے جاتے ہیں۔

۱:- غیر اختیاری مصائب جو انسان کے ارادہ واختیار کے بغیر اس پر طاری ہوتے ہیں، خواہ انسان کتنا ہی معتدل مزاج، معتدل اخلاق اور معتدل افعال کیوں نہ ہو، جیسے موسم کے ردوبدل سے پیدا شدہ امراض یا رات دن کی گردشوں سے سرزدشدہ احوال۔ ان میں نہ انسان کے ارادہ وفعل کو دخل ہے اور نہ ہی ان میں انسان کی تخصیص ہے۔ یہ تغیرات جمادات ونباتات، معدنیات وحیوانات، ارضیات وفلکیات، پھر انسانوں میں بالغ ونابالغ، بچہ وبڑا، متقی اور فاجر سب میں برابر ہیں۔ ان مصائب سے خود کو بھی اذیت پہنچتی ہے اور دوسروں کو بھی۔ گویا یہ مصائب انفرادی بھی ہیں اور اجتماعی بھی، لازمی بھی ہیں اور متعدی بھی، ذاتی بھی ہیں اور اضافی بھی۔ غور کیا جائے تو یہ مصائب نہیں، بلکہ موسمی تغیرات ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کائنات میں نمایاں ہوتے ہیں اور یہ تغیرات اس عالم کی خاصیت ہے جو اس سے جدا نہیں ہوسکتی، اسی لیے ان کا نام تکوینی تغیرات رکھنا زیادہ موزوں ہوگا۔

۲:- اختیاری مصائب ہیں جو انسان کے تصرفات اور کسب وعمل سے اُبھر کر اس کی ذات میں

گے۔ اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کے y وں کا اکرام نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے y وں سے ہمیں ï ل دیں گے، ولا فعل اللّٰہ ذٰلک۔ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

’’وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ.‘‘ (الانفال:۲۵)

’’اور بچتے رہو اس فساد سے کہ نہ پڑے گا تم میں سے ظا ل پر چن کر اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔‘‘

حضرت مولانا محمد ادریس کاند یؒ اس آیت کی میں لکھتے ہیں:

’’اور بچتے رہو اور ڈرتے رہو اس فتنہ سے کہ جس کا وبال تم میں سے □ ان لوگوں پر نہ پڑے گا جنہوں نے خاص کر ظلم کا ارتکاب کیا ہے، بلکہ اس کا وبال عام ہوگا، ظالم اور غیر ظالم سب ہی اس کی زَد میں آجائیں گے۔ آیت میں فتنہ سے مداہنت فی الدین کا فتنہ مراد ہے کہ جب لوگ کھلم کھلا منکرات کا ارتکاب کرنے لگیں اور اہلِ علم باوجود قدرت کے مداہنت برتیں اور نہ ہاتھ اور نہ زبان سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں اور نہ دل سے اس سے نفرت کریں جو آخری درجہ ہے اور نہ ایسے لوگوں سے میل جول کو چھوڑیں تو ایسی صورت میں اگر من جانب اللہ کوئی عذاب آیا تو وہ عام ہوگا، جس میں اہلِ صی اور مرتکبینِ منکرات کی کوئی تخصیص نہ ہوگی، بلکہ وہ عذاب مداہنت کرنے والوں پر بھی واقع ہوگا، کیونکہ منکرات اور صی اگر لوگوں میں شائع ہوجائیں تو ان کی تغییر حسبِ قدرت سب پر واجب ہے اور جو باوجود قدرت کے سکوت کرے تو معلوم ہوا کہ وہ بھی دل سے راضی ہے اور راضی حکم میں عامل کے ہے، بلکہ بعض اوقات رضا بالمنکر، ارتکاب منکر سے زیادہ دین کے لیے ہوتی ہے، اس لیے اس فتنہ پر جو . بت اور مصیبت نازل ہوگی، وہ سب کو عام ہوگی۔‘‘

بہرحال مسلمانوں کو خواہ حکمران ہوں یا رعایا، علمائے کرام ہوں یا عوام الناس سب کو اجتماعی توبہ کرنی چاہیے، اپنی کمی کوتاہیوں کی فی مانگنی چاہیے اور صدقہ وخیرات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ رے حال پر رحم فرمائے، رے ملک پاکستان کو اس وباء سے پاک فرمائے، پوری دنیا سے اس وباء کو ختم فرمائے اور رے ملک کو خوش حال بنائے، آمین۔

وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ أجمعین

..... ۞ ..... ۞ ..... ۞ .....